ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

رسم قرآن اور مصحفِ عثمانی کا تعارف، چند اہم تاریخی حقائق و معلومات

INTRODUCTION TO THE RITUAL OF THE QUR'AN AND MUSHAF-E-OTHMANI, HISTORICAL FACTS AND INFORMATIONS

Iftikhar Ahmed
PhD Scholar (Islamic Studies), Karachi University, Karachi
Dr. Farhan Akhtar
Hod R&D Kanzul-Madaris- Board Pakistan

Abstract

Scholars and researchers have made it clear in their books that the script of the Holy Qur'an is forbidden and it is necessary to follow the Ottoman script for its writing. The questions arise in the mind of a person who studies this subject are: What is the definition of scriptural knowledge and what is its subject and benefit? What is the difference between ritual and pronunciation? What is the knowledge of Quranic calligraphy? What is the script of the present-day Qur'anic manuscripts? What is the difference between ritual and letter? What is meant by Mushaf-e-Imam, Mushaf-e-Uthmani and Musahaf-e-Uthmaniya? What is the reason for name "Mushaf-e-Imam"? When did the dots and Arabs begin on Mushaf-e-Othmani? Which are the ancient and basic books on ritual of the Qur'an? And which is the most comprehensive and detailed book on the ritual of the Qur'an?

Therefore, it is important for a researcher to know the history of the ritual of the Qur'an and its brief introduction. Here we should also mention that most of the publishers of the Holy Qur'an did not adapt the Ottoman custom in the writing of several words of the Qur'an, but saw a common version and followed it, due to which the custom was used in one version after another. There is a lack of conformity with the Ottomans. We have written this research article so that people can have some awareness about the Ottoman custom and follow it according to the Mushaf-e-Uthmani and its rules so that no difference can be seen in the writing of the words whose script is agreed upon.

In this research paper, we will give some introduction to the Qur'anic script and historical facts about it, and we will also provide the answers to the previously mentioned questions with references and also mention some important basic books for further study in this regard. So that it is easy to get detailed information.

Keywords: *Mushaf-e-Othmani, Qur'anic script, Quranic calligraphy, Qur'anic manuscripts*

الحمد لله رب العلمين والصلاة والسلام على سيد المرسلين،أما بعد:

علماء و محققین نے اپنی کتب میں جگہ جگہ اس بات کی صراحت کی ہے کہ قرآن کریم کا رسم الخط توقیفی ہے اور اس کی کتابت کے لئے رسم عثمانی کی اتباع واجب وضروری ہے۔اس موضوع کا مطالعہ کرنے والے شخص کے ذہن میں یہ سوالات پیدا ہوتے ہیں کہ علم رسم الخط کی تعریف کیا ہے اور اس کا موضوع اور فائدہ کیا ہے؟ رسم اور تلفظ میں کیا فرق ہے؟ علمِ رسمِ خطِ قرآنی کیا ہے؟ موجودہ دور کے قرآنی نسخوں کا رسم الخط کیا ہے؟ رسم اور خط کے درمیان کیا فرق ہے؟ مصحفِ امام، مصحفِ عثمانی اور مصاحفِ عثمانیہ سے کیا مراد ہے؟ مصحفِ امام کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟ مصحفِ عثمانی پر نقطوں اور اعراب کی ابتداء کب ہوئی؟ علم الرسم پر قدیم اور بنیادی کتب کون کون سی ہیں؟ اور رسم القرآن پر سب سے جامع، مبسوط اور مفصل کتاب کون سی ہے؟ الغرض تاریخِ رسم قرآن اور اسکا مختصر تعارف ایک محقق کے لئے جاننا ضروری ہے۔

یہاں ہم یہ بھی بتاتے چلیں کہ قرآن کریم کے اکثر ناشرین نے متعدد کلماتِ قرآن کی کتابت میں رسمِ عثمانی کی موافقت نہیں کی بلکہ کسی ایک رائج نسخہ کو دیکھ کر من وعن اسی کی پیروی کی جس کی وجہ سے ایک کے بعد ایک نسخہ میں رسم عثمانی سے عدم موافقت در آئی ہے۔ ہم نے یہ تحقیقی آرٹیکل اس لئے لکھا ہے تاکہ لوگوں میں رسمِ عثمانی کے بارے میں کچھ شعور بیدار ہو اور اسکی پیروی کر کے اسے مصحفِ عثمانی اور اسکے قواعد کے مطابق کر سکیں اور جن کلمات کا رسم الخط متفق علیہ ہے اس میں کسی قسم کا کتابت کا اختلاف نہ رہے۔ ہم اپنے اس تحقیقی مقالہ میں قرآنی رسم الخط کا کچھ تعارف اور اسکے بارے میں تاریخی حقائق بیان کریں گے نیز ماقبل ذکر کردہ سوالات کے جوابات بھی باحوالہ پیش کریں گے اور اس سلسلے میں مزید مطالعہ کے لئے چند اہم بنیادی کتب کا تذکرہ بھی کریں گے تاکہ تفصیلی معلومات حاصل کرنے میں آسانی ہو۔

عربی زبان میں "لکھنے" کے لئے مختلف کلمات استعمال ہوتے ہیں جن میں سے مشہور یہ ہیں:
الکتابة(1)، الخط(2)، السطر(3)، الرقم(4)، الرسم(5)

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

یہ کلمات مترادف معانی کے لئے استعمال ہوتے رہے ہیں اور بعض آدوار میں یہ کسی نہ کسی فرق کے ساتھ بھی استعمال ہوتے رہے ہیں۔ان میں سب سے آخری کلمہ یعنی (الرسم) کا غالب استعمال مصاحف کی کتابت کے لئے ہوتا ہے[6]۔ یہ استعمال اردو اور عربی زبان دونوں میں یکساں ہے۔ کلمہ "رسم" کے علاوہ بھی چند کلمات مصاحف کی کتابت کے لئے استعمال ہوئے ہیں مثلاً تیسری اور چوتھی صدی ہجری کی چند کتب کے ناموں میں لفظ "ہجاء" مصاحف کی کتابت کے لئے استعمال ہوا ہے جیسا کہ یحیی بن الحارث الذماری (متوفی: 145ھ) کی کتاب "هِجاءُ المَصاحِف" اور الغازی بن قیس الاندلسی (متوفی: 199ھ) کی کتاب "هجاء السنة" اور محمد بن عیسی الاصفہانی (متوفی: 253ھ) کی کتاب "هِجاءالمَصاحِف" کے عنوانات سے ظاہر ہے۔ یہ کتب قواعدِ کتابتِ مصحف اور خطِ مصحف کے بیان پر مشتمل ہیں۔ متقدمین کے ہاں رسم کا لفظ رسم مصاحف کے لئے استعمال نہیں ہوتا تھا یہ استعمال متاخرین کے یہاں پانچویں صدی عیسوی میں ہونے لگا اور اب اکیسوی صدی تک رسم مصاحف و کتابت مصاحف و کتابت قرآن کے لئے استعمال ہو رہا ہے۔

علم الخط / رسم الخط کی تعریف:

امام جلال الدین سیوطی[7] (متوفی: 911ھ) "علم الخط" کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

علم الْخط علم يبْحَث فِيهِ عَن كَيْفيَّة كِتَابَة الْأَلْفَاظ من مُرَاعَاة حروفها لفظا أَو أصلا وَالزِّيَادَة وَالنَّقْص والوصل والفصل وَالْبدل.[8]

''یعنی علم الخط وہ علم ہے جس میں الفاظ کے لکھنے کی کیفیت کے بارے میں بحث کی جاتی ہے یعنی الفاظ کے حروف کی رعایت سے بحث کی جاتی ہے چاہے وہ رعایت لفظی اعتبار سے ہو یا اصلِ کلمات کے اعتبار سے ہو یا حروف کی زیادتی اور کمی کے اعتبار سے ہو یا وصل و فصل کی صورت میں ہو یا تبدیل حروف کے اعتبار سے ہو''۔

علم رسمِ الخط کا موضوع اور فائدہ:

شیخ محمد حبیب اللہ مالکی[9] (متوفی: ۱۳۶۲ھ) اپنی کتاب ایقاظ الاعلام میں لکھتے ہیں:

وأما موضوعه فهو الألفاظ من حيث كتابتها وأما فائدته فهي حفظ قلم الكاتب من الخطأ واللحن في الكتابة ومعرفة الأفصح فيها.[10]

''یعنی علم رسم الخط کا موضوع الفاظ ہیں اس حیثیت سے کہ ان کی کتابت کیسے کی جائے، جبکہ اس علم کا فائدہ کاتب کے قلم کو لکھنے میں خطا اور کجی سے بچانا اور فصیح ترین الفاظ باعتبارِ کتابت کی پہچان کرانا ہے''۔

علم رسم الخط کا حکم:

شیخ محمد حبیب اللہ مالکی (متوفی: ۱۳۶۲ھ) علم رسم الخط کا حکم لکھتے ہیں:

وأما حكمه فهو الوجوب الكفائي لما أن صنعة الكتابة واجبة على الكفاية كسائر الصناعات فحينئذ يكون علمها من قبيل فروض الكفاية كسائر العلوم التي هي وسائل.[11]

''یعنی علم رسم الخط کا حکم واجب کفائی ہے کیونکہ کتابت کا ہنر سیکھنا واجبِ کفایہ ہے باقی تمام ہنروں کی طرح۔ لہذا اب اس علم کا جاننا فرض کفایہ کے قبیل سے ہے جس طرح دیگر ان علوم کا حکم ہے جو فرض علوم کے لئے وسائل کی حیثیت رکھتے ہیں''۔

علم رسم الخط کے اسماء:

فهو علم الكتابة والخط والهجاء وبهذا الأخير عبر عنه ابن مالك في كتاب التسهيل وكذا من تبعه وبالثاني عبر عنه ابن الحاجب في الشافية وصاحب جمع الجوامع وقد يسمي أيضا علم الرسم وإن غلب هذا في المصاحف خاصة.[12]

''یعنی علم الرسم کو علم کتابت وخط وہجاء بھی کہا جاتا ہے اور اسی آخری نام سے ابن مالک نے اپنی کتاب التسهیل میں اسے تعبیر کیا ہے اسی طرح انکے متبعین نے بھی۔ اور دوسرے نام یعنی علم الخط سے ابن حاجب نے اپنی کتاب الشافیہ میں اور صاحبِ جمع الجوامع نے ذکر کیا ہے۔ اور کبھی اسے علم الرسم کے نام سے بھی موسوم کیا جاتا ہے اگرچہ یہ نام خاص کر رسمِ مصاحف کے لئے غالب طور پر استعمال ہوتا ہے''۔

رسم اور تلفظ میں فرق:

پورے قرآن میں اکثر طور پر رسم اور ہجاء و تلفظ میں موافقت ہے لیکن بعض کلمات کے رسم الخط اور تلفظ میں فرق بھی پایا گیا ہے بالخصوص ایسے مقامات پر جہاں کسی حرف کو رسماً حذف کر کے اسکی جگہ کسی حرکت نے لے لی ہو۔ چنانچہ علامہ قرطبی اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں:

فأما قوله «فَأَسْقَيْنَاكُمُوهُ» فَهُوَ عَشَرَةُ أَحْرُفٍ فِي الرَّسْمِ وَأَحَدَ عَشَرَ فِي اللَّفْظِ.[13]

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

"یعنی «فَأَسْقَيْنَاكُمُوهُ» میں رسم الخط کے اعتبار سے دس حروف ہیں لیکن تلفظ کے اعتبار سے گیارہ حروف ہیں"۔

نیز علامہ شہاب خفاجی حنفی[14] (متوفی: ۱۰۶۹ھ) اپنے حاشیہ بیضاوی میں لکھتے ہیں:

وقال أبو عمرو الداني في كتاب العدد: إنا على صور الكلم في الرسم دون اللفظ ألا ترى أن صورة الم في الكتابة ثلاثة أحرف، وهي في التلاوة تسعة أحرف.[15]

"یعنی ابو عمرو دانی[16] کتاب العدد میں فرماتے ہیں: (اس کتاب میں) ہم کلمات کی شکل وصورت کو رسم الخط کے اعتبار سے دیکھیں گے نہ کہ تلفظ کے اعتبار سے، کیا آپ نہیں دیکھتے کہ «الم» لکھنے میں تین حروف ہیں اور پڑھنے میں نو حروف ہیں"۔ (یعنی یوں پڑھے جائیں گے: الف، لام، میم۔ یہ کل نو حروف ہوئے)۔

علم رسم خطِ قرآنی:

مولانا محمد احمد مصباحی[17] اپنے رسالہ " رسمِ قرآنی اور اصولِ کتابت" میں لکھتے ہیں:

"قرآنِ کریم کو اس رسم کے مطابق لکھنا جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بربنائے اجماعِ صحابہ رضی اللہ عنہم ثابت ہے اور متقدمین سے منقول ہے"[18]۔

موجودہ دور کے قرآنی نسخوں کا رسم الخط:

علامہ محمد احمد مصباحی لکھتے ہیں:

"اب تمام مصاحف امام عاصم کی قراءت بروایت امام حفص کے مطابق لکھے جاتے ہیں"[19]۔

رسم اور خط کا فرق:

رسم الخط کا معنی ہے خط لکھنے کا طریقہ، کتابتِ مصحف میں خط چاہے کوفی ہو یا خطِ نسخ، رسم یعنی لکھنے کا طریقہ رسمِ عثمانی کے موافق ومطابق ہونا چاہئے لہذا رسم اور خط میں فرق ہے جسے آپ مندرجہ ذیل مثالوں سے سمجھ سکتے ہیں کہ:

(1)۔ملك يوم الدين (2)۔**ملك يوم الدين** (3)۔ملك يوم الدين

مذکورہ بالا تینوں مثالوں میں کلمہ "ملک" کا رسم (م ل اور ک) سے ہے یعنی یہ تین حرفی کلمہ ہے۔ لیکن اسکا خط (Font) تینوں مثالوں میں ایک دوسرے سے مختلف ہے۔ پہلی مثال میں نستعلیق، دوسری میں ٹریڈ شنل عربک بولڈ، اور تیسری میں ٹائمز رومن ہے۔ ان تینوں مثالوں میں خط (Font) کے تبدیل ہونے سے کلمہ "ملک" کے رسم پر کوئی بھی فرق نہیں پڑا۔ لہذا معلوم ہوا کہ قرآن کا کوئی بھی مناسب، واضح اور خوبصورت خط اختیار کر لیں۔ لیکن رسم تبدیل نہیں ہونا چاہئے۔ اگر **ملك يوم الدين** کو **مالك يوم الدين** (الف کے اضافہ سے) لکھا جائے تو رسم میں ایک حرف کا اضافہ ہو جائے گا اور یہ ممنوع ہے۔ کیونکہ قرآن کا رسم توقیفی ہے۔ رسم اور خط میں جو فرق ہم نے بیان کیا ہے اس کی تائید مندرجہ ذیل عبارات سے بھی ہوتی ہے:

محمد شملول لکھتے ہیں:

المقصود بالرسم القرءاني هو: رسم الكلمات القرءانية من حيث نوعية حروف كل كلمة وردت في القرءان الكريم وعدد حروفها. وليس المقصود منه نوعية خط الكتابة سواء نسخ أو كوفي أو غيره ... وقد أجمع معظم العلماء أن رسم المصحف هو توقيفي لا تجوز مخالفته.[20]

ترجمہ: رسمِ قرآنی سے مقصود کلماتِ قرآنیہ کو اس طرح لکھنا ہے جس طرح ہر کلمہ قرآنِ کریم میں وارد ہوا ہے یعنی ہر کلمے کے حروف کی نوعیت اور اسکے عددِ حروف کے اعتبار سے۔ اور رسم قرآنی سے خطِ کتابت کی کوئی قسم مراد نہیں، چاہے وہ خطِ نسخ ہو یا کوفی یا کوئی اور۔ بڑے بڑے علما کا اس بات پر اجماع قائم ہو گیا ہے کہ رسمِ مصحف توقیفی ہے جس کی مخالفت جائز نہیں۔

اور مفتی محمد شفیع[21] لکھتے ہیں۔

فإن قيل: إن رسم المصحف العثماني ليس بمحفوظ في المصاحف العربية الموجودة في عصرنا، وذلك لأن الخط الذي كان يستعمل في العهد العثماني هو الخط الكوفي، وأما خط النسخ الذي كتبت به جُلّ المصاحف اليوم يغاير الخط الكوفي مغايرة كثيرة.

والجواب يظهر بأدنى تأمل أن الخط الكوفي وخط النسخ ليس بينهما مغايرة حقيقية، بل كلاهما خط عربي، والتفاوت بينهما كالتفاوت في الخط الفارسي، فإنه ربما كتبه رجل بوضوح وإجادةِ خطٍ فنُسمّيه "خطّ نستعليق"، وربما يستعمله الكُتّاب وأصحاب المكاتب والدوائر في مكاتباتهم ومراسلاتهم، بحيث ينم عن العجلة في الكتابة، فيحدث بينهما فرق كبير. ولكن الخطين سيان في الحقيقة، وهكذا يغاير خط رجل خط آخر في الهيئة والوضع، ولا يطلق عليه تغيير الرسم، فكذلك الخط الكوفي والنسخ، فإن بينهما فرقا في الوضع والهيئة، ولا فرق بينهما في الأصل.

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

وقد تكلم على هذا الموضوع الحافظ ابن كثير رحمه الله تعالى عند ذكر تاريخ كتابة القرآن الكريم في كتابه" فضائل القرآن" فقال: قلت والذي كان يغلب على زمان السلف الكتابة المُتَكَوِّفة ثم هذّبها أبو علي بن مقلة الوزير، وصار له في ذلك نهجٌ وأسلوب، ثم قرّبها علي بن هلال البغدادي المعروف بابن البواب، وسلك الناس وراءه وطريقته في ذلك واضحة جيدة.[22]

ترجمہ: ''اگر یہ کہا جائے کہ مصحفِ عثمانی کا رسم ہمارے زمانے میں موجود مصاحفِ عربیہ میں محفوظ نہیں ہے اس لئے کہ (مصحف کی کتابت کے لئے) جو خط عہدِ عثمانی میں استعمال کیا جاتا تھا وہ خطِ کوفی تھا جبکہ خطِ نسخ جس کے ذریعے آج کل کے مصاحف لکھے گئے ہیں خطِ کوفی سے بہت زیادہ مختلف ہے۔

تو اسکا جواب یہ ہے کہ ادنیٰ تامل سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ خطِ کوفی اور خطِ نسخ کے درمیان حقیقت میں کوئی اختلاف نہیں ہے بلکہ دونوں ہی عربی خط ہیں ان دونوں کے درمیان فرق خطِ فارسی کے (باہمی) فرق کی طرح ہے کہ بسا اوقات آدمی بہت زیادہ واضح اور عمدہ خط لکھتا ہے تو اسے خطِ نستعلیق کہتے ہیں اور بسا اوقات اس خط کو کاتبین، دفتروں اور محکمے والے اپنے خطوط و مراسلات میں استعمال کرتے ہیں اور جلدی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کتابت کرتے ہیں جس کی وجہ سے ان دونوں (فارسی) خطوں میں بڑا نمایاں فرق نظر آتا ہے۔

لیکن دونوں خط حقیقت میں برابر اور ایک جیسے ہوتے ہیں۔(کیونکہ دونوں خطِ نستعلیق (فارسی) ہوتے ہیں)۔اسی طرح ایک آدمی کا خط (لکھائی) دوسرے آدمی کے خط سے شکل وصورت میں الگ ہوتا ہے اور اس کے باوجود بھی اس پر رسم کی تبدیلی کا اطلاق نہیں کیا جاتا۔بس اسی طرح خطِ کوفی وخطِ نسخ کا معاملہ ہے کہ ان دونوں میں شکل وصورت کا تو فرق ہے لیکن اصل کے اعتبار سے ان دونوں میں کوئی فرق نہیں۔

اس موضوع پر حافظ ابن کثیر نے بھی اپنی کتاب فضائل القرآن میں قرآنِ کریم کی کتابت کی تاریخ کا ذکر کرتے ہوئے کلام کیا ہے۔آپ فرماتے ہیں کہ: پہلے لوگوں کے زمانے میں زیادہ تر کتابت گنجلک اور ایک دوسرے کے اوپر چڑھی ہوتی تھی پھر اسکی تراش خراش ابو علی بن مقلہ (جو کہ وزیر وماہر خطاط تھے) نے کی جو کہ آپ کا اپنا ایک منفرد طریقہ واسلوب بن کر سامنا آیا، پھر اس کو مزید قریب الفہم اور سہل القراءۃ علی بن ہلال بغدادی المعروف بابن البواب نے بنایا پھر لوگ انکے پیچھے چل پڑے کیونکہ انکا طریقہ بہت واضح وعمدہ تھا''۔

مفتی شفیع عثمانی مزید لکھتے ہیں:

وبهذا علمنا أن الخط الكوفي والنسخ خطان عربيان، كما هو معروف في اللغة الأردية أيضا، فإن فيها خطا يستعمله أصحاب الدوائر والمكاتب ويسمى "خطا منكسرا وخطا آخر يجيده الكاتب ويسمى نستعليقا" فتغيير الخط المنكسر إلى نستعليق" ليس بتغيير في أصل الخط، فكذلك الكوفي والنسخ، بخلاف الإنجليزي، والهندي والكجراتي والتاملي وغيرها من الخطوط العجمية، فإنها تغيير في أصل الخط بداهة وقد ذكرنا أن تغيير الخط القرآني - وإن لم يكن فيه زيادة ولا نقص ممنوع، فكيف إذا كان التغيير في الحروف والكلمات - وإنه تحريف بين وحرام بإجماع الأمة.[23]

ترجمہ:''اس سے ہمیں معلوم ہوا کہ خطِ کوفی وخطِ نسخ دونوں عربی خط ہیں جیسا کہ اردو لغت میں بھی یہ بات معروف ہے کیونکہ اس میں بھی ایک ایسا خط ہے جسے دفتروں اور محکمے والے استعمال کرتے ہیں اسے خطِ منکسر کہتے ہیں جبکہ دوسرا خط جسے کاتب عمدگی سے لکھتا ہے اسے خطِ نستعلیق کہتے ہیں۔پس خطِ منکسر کو خطِ نستعلیق میں بدلنے سے اصل خط میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی۔اسی طرح خطِ کوفی اور خطِ نسخ کا معاملہ ہے برخلاف انگریزی، ہندی، گجراتی اور تاملی وغیرہ عجمی زبانوں کے کیونکہ ان زبانوں میں عربی خط کو لکھنے سے اصل خط میں واضح تبدیلی واقع ہوتی ہے جبکہ ہم نے ابھی ابھی ذکر کیا ہے کہ خطِ قرآنی کو بدلنا اگرچہ بغیر کسی زیادتی ونقص کے ہو ممنوع ہے۔اور اگر حروف وکلمات میں تغیر وتبدل ہو تو اسکا کیا حکم ہوگا؟ بے شک یہ واضح تحریف اور باجماعِ امت حرام ہے''۔

ہماری اس تمام تر بحث کا مقصد یہ ہے کہ قرآنِ کریم کا رسم توقیفی ہے اور اس میں تغیر وتبدل جائز نہیں البتہ قرآن کا خط تبدیل ہوتا رہتا ہے کبھی اسے خط کوفی میں لکھا جاتا ہے، کبھی خطِ ثلث میں اور کبھی خطِ نسخ میں۔فی زمانہ قرآنی کتابت کے لئے خطِ نسخ ہی دیکھنے میں آتا ہے لہذا ہمارے زمانے میں رائج طبع شدہ قرآن کے تمام نسخ خطِ نسخ میں ہی موجود ہیں چاہے وہ پاکستان کے نسخے ہوں یا عرب ممالک وغیرہ کے۔

قرآن کریم کے رسم کا اتباع واجب ہے لیکن قرآن کا خط مختلف ادوار میں تبدیل ہوتا رہا چنانچہ اس کے بارے میں استاد دکتور محمد سالم عوفی[24] اپنی کتاب "كتابة المصحف الشريف وطباعته" میں لکھتے ہیں:

ثم تنوعت مظاهر العناية بالقرآن الكريم - بعد الصدر الأول - وبخاصة من ناحية كتابته وتجويدها، وتحسينها، ثم إعجام الحروف. ومهر جمهرة من الخطاطين على مر العصور ببراعة الخط وجماله، وكتبوا المصاحف الخاصة والعامة، وكان الغالب في كتابة المصاحف الخط الكوفي حتى القرن الخامس الهجري، ثم كتبت بخط الثلث حتى القرن التاسع الهجري، ثم استقرت كتابتها بخط النسخ إلى وقتنا الحالي.[25]

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

ترجمہ: ’’پھر صدرِ اول کے بعد قرآنِ کریم کی طرف توجہ کے رخ بدلنے لگے خاص کر اسکی کتابت، تجوید وتحسین پھر حروف پر نقطوں کے اعتبار سے۔اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اکثر خطاط نے لکھائی اور اسکی خوبصورتی میں خوب مہارت حاصل کرلی اور ذاتی وعوامی مصاحف تحریر کئے، پانچویں صدی ہجری تک کتابتِ مصاحف میں اکثر خطِ کوفی کا استعمال تھا۔پھر نویں صدی ہجری تک خطِ ثلث سے کتابت کی جاتی رہی اسکے بعد سے لیکر آج تک مصاحف کی کتابت کے لئے خطِ نسخ کا استعمال ہورہاہے‘‘۔

خطِ نسخ اور خطِ کوفی اور خطِ ثلث کے چند عکسوس ملاحظہ ہوں:

مصحفِ امام، مصحفِ عثمانی اور مصاحفِ عثمانیہ سے مراد:

علامہ محمد غوث ارکاتی[26] (متوفی:1238ھ) اپنی مایہ ناز کتاب "نثر المرجان" میں لکھتے ہیں:

اعلم أن المصحف الإمام باتفاق العلماء هو المُصحف الذي اتخذه عثمانُ بن عفان رضي الله عنه لنفسه ذكره الداني والشاطبي والجزري والسيوطي لأنه أول مُصحف كُتب وائتُمّ به في كتابة غيره من المصاحف.[27]

ترجمہ: ’’یادرہے کہ مصحفِ امام باتفاق علماء وہ مصحف ہے جسے عثمان بن عفان نے خود اپنے لئے (تیار کرواکر) رکھاہوا تھا، یہ بات امام دانی وشاطبی[28] وجزری وسیوطی نے ذکر کی ہے۔کیونکہ یہ سب سے پہلا مصحف تھا جو لکھا گیا تھا اور دوسرے مصاحف کے لکھنے میں اسی کی اتباع کی گئی تھی‘‘۔

مصحفِ امام کی وجہ تسمیہ اور اسکا مصداق:

ابو داود سلیمان بن نجاح[29] (متوفی:496ھ) اپنی کتاب مختصر التبیین لھجاء التنزیل میں "مصحف" کو "امام" کہنے کی وجہ یوں بیان کرتے ہیں:

وسموه بالمُصحف الإمامِ أخذا من قول عثمان: يا أصحاب محمد اجتمعوا، فاكتبوا للناس إماماً يَجمعهم.[30]

ترجمہ: ’’اور اسے مصحفِ امام کا نام دیا گیا حضرتِ عثمان کے اس قول سے اخذ کرتے ہوئے جس میں انہوں نے فرمایا کہ: اے اصحابِ محمد جمع ہوجاؤ اور لوگوں کے لئے ایک ایسا امام لکھ دو جو انہیں جمع کردے‘‘۔

امام ثعلبی[31] (متوفی:427ھ) اپنے تفسیر میں لکھتے ہیں:

وقال (أبو عبيد): رأيت في مصحف عثمان الذي يقال له: ((الإمام¼))... إلخ.[32]

ترجمہ: (ابو عبید نے)[33] ’’کہا: میں نے مصحفِ عثمان جسے امام کہا جاتا ہے اس میں لکھا دیکھا۔۔۔‘‘

اور امام ابنِ جزری[34] (متوفی:833ھ) لکھتے ہیں:

وَأَمْسَكَ لِنَفْسِهِ مُصْحَفًا الَّذِي يُقَالُ لَهُ الْإِمَامُ.[35]

ترجمہ: اور حضرت عثمان نے اپنے لئے ایک مصحف رکھ لیا جسے "امام" کہا جاتا ہے۔

نوٹ: "امام" نامی اس مصحف سے مراد حضرتِ عثمان رضی اللہ عنہ کا ذاتی نسخہ تھا جس سے دیگر مصاحف عثمانیہ نقل کرکے تیار کئے گئے تھے۔لہذا اسکے علاوہ بھی متعدد مصحفِ امام یا مصاحفِ عثمانیہ تھے جن کو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے لکھوا کر مختلف دیار وامصار میں بھجوایا تھا۔ان مصاحف کی تعداد مختلف اقوال میں چار، پانچ، چھ، سات یا آٹھ تک آئی ہے۔اور مشہور قول جو اکثر علماء سے نقل ہے وہ چار مصاحف کا ہے۔تفصیل کے لئے کتبِ علومِ قرآن دیکھی جاسکتی ہیں۔حاشیہ میں ہم فقط ابو عمرو دانی کی کتاب المقنع اور ابو داود سلیمان بن نجاح کی کتاب مختصر التبیین کے حوالہ جات وعبارات نقل کررہے ہیں[36]۔

بس اتنا یادرکھئے کہ یہ سب کے سب مصاحف مصحفِ امام ہی تھے جیسا کہ علامہ ابن کثیر (متوفی:۷۷۴ھ) نے لکھا ہے کہ:

وأما المصاحف العثمانية الأئمة فأشهرها اليوم الذي في الشام بجامع دمشق عند الركن شرقي.[37]

ترجمہ: ’’مصاحفِ عثمانیہ جو کہ امام تھے ان میں سے سب سے زیادہ آج جو مشہور ہے وہ جامعِ دمشق شام کے مشرقی کنارے میں موجود ہے‘‘۔

علامہ ابن کثیر[38] (متوفی: ۷۷۴ھ) مزید لکھتے ہیں:

ويقال لهذه المصاحف: الأئمة. وليست كلها بخط عثمان، بل ولا واحد منها، وإنما هي بخط زيد بن ثابت، وإنما يقال لها: المصاحف العثمانية؛ نسبة إلى أمره وزمانه وإمارته. كما يقال: "دينار هرقلي". أي ضرب في زمانه ودولته.[39]

ترجمہ: ''اور ان مصاحف کو ائمہ کہا جاتا ہے اور یہ سب کے سب خطِ عثمان سے لکھے ہوئے نہیں تھے بلکہ ان میں سے کوئی بھی خطِ عثمان سے نہیں تھا یہ سب تو زید بن ثابت کے ہاتھ کے لکھے ہوئے تھے اور انہیں مصاحفِ عثمانیہ اسی لئے کہا جاتا ہے کیونکہ یہ حضرت عثمان کے حکم سے، انکے دور میں اور انکے زمانۂ حکومت میں لکھے گئے تھے، بالکل اسی طرح جیسے کہا جاتا ہے دینارِ ہرقلی یعنی وہ دینار جو ہرقل بادشاہ کے زمانہ اور اسکی حکومت میں بنائے گئے تھے''۔

نیز استاد دکتور غانم قدوری[40] امام کرمانی (متوفی: 500ھ) کی کتاب "خط المصحف" کے حاشیہ میں لکھتے ہیں:

(قوله: وَجَب مراعاةُ حروفِ الإمام): يُقصَد به المُصحفُ الإمامُ وهو يُطلق على المَصاحف التي كتبها الصحابة في خلافة عثمان بن عفان رضي الله عنه.[41]

ترجمہ: ''حروفِ امام کی رعایت کرنا واجب ہے: یہاں امام سے مراد مصحفِ امام ہے اور اسکا اطلاق ان تمام مصاحف پر ہوتا ہے جنہیں صحابہ کرام نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں لکھا تھا''۔

مصحفِ امام، مصحفِ عثمانی اور مصاحفِ عثمانیہ کے اطلاقات:

استاد غانم قدوری لکھتے ہیں:

ومن الملاحظ أن أئمة رواية الرسم كثيرا ما يقولون إنهم رأوا كلمة معينة في المصحف الإمام مصحف عثمان، كالذي يروى عن أبي عبيد، وعاصم الجحدري، ويحيى بن الحارث، وأبي حاتم، ولعل كلمة المصحف الإمام كانت تشمل جميع المصاحف التي كتبت بأمر عثمان رضي الله عنه في أيّ مصر من الأمصار، وليس مصحف المدينة أو المصحف الخاص بالخليفة فحسب، وربما تشمل أيضا المصاحف الكبيرة التي كانت توضع في المساجد الجامعة للقراءة أو لنسخ المصاحف منها، والتي نسخت من المصاحف العثمانية الأصلية، ولعل ذلك يفسر لنا أيضا ما يكتب في آخر بعض المصاحف من أنه بخط الخليفة عثمان، أي بنفس الهجاء الذي كتبت عليه المصاحف التي نسخت في خلافة عثمان رضي الله عنه.[42]

''اور یہ بات قابل توجہ ہے کہ ائمہ روایتِ رسم کثیر مرتبہ یہ کہتے ہیں کہ انھوں نے فلاں معین کلمہ مصحفِ امام مصحفِ عثمان میں دیکھا۔ جیسے کہ وہ ائمہ جو ابو عبید، عاصم جحدری، یحیی بن حارث اور ابو حاتم سے روایت کرتے ہیں (وہ یہ کہتے ہیں)۔ شاید کلمہ مصحفِ امام ان تمام مصاحف کو شامل تھا جو جنابِ عثمان رضی اللہ عنہ کے حکم سے لکھے گئے اور کسی بھی شہر میں موجود تھے۔ اور اس سے فقط مصحفِ مدینہ یا کسی خاص خلیفہ کا مصحف مراد نہیں تھا اور بارہا یہ ان بڑے بڑے مصاحف کو بھی شامل ہوتا ہے جو کہ جامع مساجد میں پڑھنے کے لئے یا پھر کاپی کرنے کے لئے رکھے جاتے تھے۔ اور ان مصاحف کو بھی شامل ہوتا ہے جو کہ اصل مصاحفِ عثمانیہ سے نقل کئے گئے تھے۔ اور یہ ہمارے لئے اس بات کی بھی وضاحت کرتا ہے جو کہ بعض مصاحف کے آخر میں لکھا ہوتا ہے کہ یہ خطِ خلیفہ عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہے اور یہ اسی رسم الخط پر ہے جس پر خلافہ عثمان میں مصاحف لکھے اور کاپی کئے گئے تھے''۔

رسمِ مصحفِ عثمانی کی اتباع واجب و ضروری و اجماعی ہے:

قرآن شریف کی کتابت میں مصحفِ عثمانی کی اتباع ضروری ہے چنانچہ امام ابو عمرو دانی (متوفی: 444ھ) لکھتے ہیں:

قال أشهب سئل مالك فقيل له أرأيت من استكتب مصحفا اليوم أترى أن يكتب على ما أحدث الناس من الهجاء اليوم فقال لا أرى ذلك ولكن يكتب على الكِتبة الأُولى، قال أبو عمرو ولا مخالف له في ذلك من علماء الأمة[43].

قال أشهب سئل مالك عن الحروف تكون في القرآن مثل الواو والألف اترى إن تُغير من المصحف إذا وجدت فيه كذلك قال لا.[44]

ترجمہ: ''اشہب نے کہا کہ امام مالک سے سوال کیا گیا کہ کیا آپ اسے جائز سمجھتے ہیں کہ اس زمانہ میں کسی (کاتب) کو مصحف لکھ کر دینے کو کہا گیا تو کیا وہ لوگوں کے نئے ایجاد کردہ خط و کتابت پر مصحف کو لکھ کر دے سکتا ہے؟ تو (جواباً امام مالک نے) فرمایا: میں اسے جائز نہیں سمجھتا۔ بلکہ پہلے مصاحف کی کتابت کے طرز پر ہی لکھے۔ ابو عمرو نے کہا کہ اس بارے میں علماء امت میں سے کوئی بھی امام مالک کے مخالف نہیں۔ اشہب نے کہا کہ امام مالک سے قرآن میں موجود (زائد) حروف مثل واو اور الف وغیرہ کے بارے میں پوچھا گیا کہ کیا آپ جائز سمجھتے ہیں کہ مصحف میں سے انہیں بدل دیا جائے؟ تو آپ نے فرمایا: نہیں''۔

امام بغوی (متوفی: 510ھ) اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں:

ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ كَمَا أَنَّهُمْ مُتَعَبَّدُونَ بِاتِّبَاعِ أَحْكَامِ الْقُرْآنِ وَحِفْظِ حُدُودِهِ فَهُمْ مُتَعَبَّدُونَ بِتِلَاوَتِهِ، وَحِفْظِ حُرُوفِهِ عَلَى سَنَنِ خَطِّ الْمُصْحَفِ الْإِمَامِ الَّذِي اتَّفَقَتْ عَلَيْهِ الصَّحَابَةُ، وَأَنْ لَا يُجَاوِزُوا فِيمَا يُوَافِقُ الْخَطَّ عَمَّا قَرَأَ بِهِ الْقُرَّاءُ الْمَعْرُوفُونَ الَّذِينَ خَلَفُوا الصَّحَابَةَ وَالتَّابِعِينَ، وَاتَّفَقَتِ الْأَئِمَّةُ عَلَى اخْتِيَارِهِمْ.[45]

ترجمہ: ''لوگ جس طرح احکام قرآن کی اتباع اور اسکی حدود کی حفاظت کے مکلف ہیں اسی طرح وہ اسکی تلاوت اور اسکے حروف کی حفاظت کے بھی مکلف ہیں جس طرح مصحفِ امام میں انکا خط ہے جس پر صحابہ کا اتفاق ہو چکا ہے۔ اور معروف قراء جو کہ صحابہ و تابعین کے بعد آئے اور ائمہ نے متفقہ طور پر انہیں اختیار کر لیا انکی قراءت سے تجاوز کرنا جائز نہیں ہے جب تک کہ وہ خطِ عثمانی کی موافق ہوں''۔

علامہ سیوطی اتقان میں فرماتے ہیں:

وَقَالَ الْإِمَامُ أَحْمَدُ: يَحْرُمُ مُخَالَفَةُ مُصْحَفِ الإمام فِي وَاوٍ أَوْ يَاءٍ أَوْ أَلِفٍ أَوْ غَيْرِ ذَلِكَ وَقَالَ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ[46]: مَنْ كتب مُصْحَفًا فَيَنْبَغِي أَنْ يُحَافِظَ عَلَى الْهِجَاءِ الَّذِي كتبوا به هذه الْمَصَاحِفَ، وَلَا يُخَالِفُهُمْ فِيهِ وَلَا يُغَيِّرُ مِمَّا كَتَبُوهُ شَيْئًا فَإِنَّهُمْ كَانُوا أَكْثَرَ عِلْمًا وَأَصْدَقَ قَلْبًا وَلِسَانًا وَأَعْظَمَ أَمَانَةً مِنَّا فَلَا يَنْبَغِي أن يظن بِأَنْفُسِنَا اسْتِدْرَاكًا عَلَيْهِمْ.[47]

ترجمہ: ''امام احمد نے فرمایا: واؤ، یاء، الف وغیرہ میں مصحفِ عثمانی کی مخالفت حرام ہے۔ اور امام بیہقی نے شعب الایمان میں فرمایا: جو مصحف لکھے تو اسے چاہیئے کہ اسی خطِ وہجاء کی محافظت کرے جس پر صحابہ نے مصاحف لکھے تھے اور اس معاملہ میں انکی مخالفت نہ کرے اور انکے لکھے میں کچھ بھی تبدیل نہ کرے کیونکہ وہ زیادہ جانتے، دل وزبان کے زیادہ سچے اور ہماری نسبت زیادہ امانت دار تھے لہذا اپنے آپ کو ان پر فائق نہ سمجھا جائے''۔

امام سیوطی مزید فرماتے ہیں:

أجمعوا على لزوم اتباع رسم المصاحف العثمانية في الوقف إبدالا وإثباتا وحذفا ووصلا وقطعا.[48]

ترجمہ: '' (جمہور) کا رسمِ مصاحفِ عثمانیہ کی اتباع کے لازم ہونے پر اجماع ہے، بدل، اثبات وحذف، وصل وقطع ہر اعتبار سے''۔

علامہ زرقانی[49] (متوفی: 1367ھ) مناہل العرفان میں لکھتے ہیں:

وانعقاد الإجماع على تلك المصطلحات في رسم المصحف دليل على أنه لا يجوز العدول عنها إلى غيرها.[50]

ترجمہ: ''رسمِ مصحف کی ان اصطلاحات پر اجماع کا منعقد ہو جانا اس بات پر دلیل ہے کہ ان سے عدول جائز نہیں''۔

اور ملا علی قاری[51] ابیاتِ شاطبیہ کی شرح میں فرماتے ہیں:

وكلُّ ما فيه مشهورٌ بسنَّتِهِ ... ولم يُصِبْ مَنْ أضاف الوهْمَ والغِيَرا

"لم يصب": من الإصابة؛ ضدُّ الإخطاء، و"الغِيَرا": بكسر ففتح؛ مفرد بمعنى التغيير.

والمعنى: أن جميع ما في أصل المرسوم مستفيض بين الأمة ومعلوم عند الأئمة بسبب سنته صلى الله عليه وسلم لأنه مأثور عنه، حيث كتبوه بحضرته، وأقرهم على كتابته، مع أن سنة الخلفاء الراشدين من سنته، على ما ورد في الصحيح: (عليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين)، وقد أمر بكتابته الشيخان ثم أعاده عثمان رضي الله عنه، وأجمع عليه بقيةُ الصحابةِ واستحسنه جميعُ الأئمةِ، فمن نسب الوهم والتغير في الرسم بالنقصان أو الزيادة -من الملاحدةِ وغلاةِ الشيعةِ-؛ فقد أخطأ صَوْبَ الصَّوابِ، واستحق الحجابَ والعقابَ؛ لأن الله تعالى بنفسه تولّى حفظ الكتاب، بقوله ﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ﴾ [الحجر: 9]، وإن المعتمدَ نقلُ القرآن من الحفاظ، وكانوا عند كتابة المصحف أكثرَ من عدد التواتر.[52]

''یعنی جو کچھ بھی رسمِ قرآنی میں ہے وہ سب کا سب امت نے سنت سے لیا ہے اور ائمہ نے سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جانا ہے کیونکہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ماثور ومنقول ہے کیونکہ صحابہ کرام نے قرآن کریم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں لکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے برقرار رکھا، مزید برآں خلفاء راشدین کی سنت رسول اللہ کی سنت ہے جیسا کہ صحیح حدیث میں وارد ہوا ہے کہ تم پر میری اور میرے خلفاءِ راشدین کی سنت کی پیروی لازم ہے۔ اور کتابت قرآن کا حکم شیخین (جناب صدیق وعمر) نے بھی دیا پھر اسی رسم کا حضرتِ عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی اعادہ کیا اور اس پر باقی تمام صحابہ کا اجماع ہو گیا اور ساری امت نے اسے پسند کیا۔ اب بھی جو اس میں کمی وزیادتی اور تغیر وتبدل کا وہم منسوب کرے یعنی ملحدین وغالی شیعوں میں سے کوئی تو اس نے صحیح کو صحیح جاننے میں خطا کی اور حجاب وعقاب کا مستحق ٹھہرا کیونکہ اللہ تعالی نے خود قرآن کی حفظ کی ذمہ داری لی ہے اور فرمایا: ﴿ہم نے ہی قرآن کو نازل کیا اور ہم ہی اسکی حفاظت کرنیوالے ہیں﴾ (حجر: 9)۔ اور قرآن کا حفاظ سے نقل ہو کر آنا قابلِ اعتماد ہے اور وہ مصحف کی کتابت کے وقت حدِ تواتر سے زائد تھے''۔

اور شیخ محمد حبیب اللہ مالکی (متوفی: ۱۳۶۲ھ) اپنی کتاب ایقاظ الاعلام میں لکھتے ہیں:

اعلم أن رسم القرآن سنّة متبعة باتفاق الأئمة الأربعة بل بإجماع سائر المجتهدين. لا خلاف فيه بين أبي حنيفة وغيره من الأئمة الثلاثة ولا غيرهم من أئمة الاجتهاد فهو أمر إجماعي كما طفحت به الدفاتر حتى صار من المتواتر وإن خفي ذلك على بعض أبناء الزمان في البلاد المشرقية لعدم اعتنائهم غالبا بتدريس علوم رسم القرآن وإن اعتنوا بتدريس تجويده حتى حصل التساهل في طبع المصاحف وهي مخالفة في كثير من الرسم المرسوم المصحف العثماني الذي يجب اتباعه إجماعا.[53]

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

ترجمہ: ''یہ بات یاد رکھئے کہ رسم قرآن سنتِ متبعہ (اتباع کیا گیا طریقہ) ہے جس پر ائمہ اربعہ کا اتفاق بلکہ بقیہ تمام مجتہدین کا اجماع ہے۔امام ابو حنیفہ اور دیگر ائمہ ثلاثہ اور انکے علاوہ دوسرے ائمہ اجتہاد کے درمیان اس معاملہ میں کوئی اختلاف نہیں۔لہذا یہ اجماعی معاملہ ہے جیسا کہ اس بات سے دفاتر (کتب وصفحات) بھرے پڑے ہیں یہاں تک کہ یہ امرِ متواتر میں سے ہوگیا ہے۔اگرچہ مشرقی بلاد میں یہ معاملہ بعض لوگوں پر انکی عدم توجہ کی وجہ سے عیاں نہ ہوسکا کیونکہ وہ لوگ اکثر اوقات علومِ رسم قرآن سے عدم اعتناء برتتے ہیں اور تجوید کی تدریس پر توجہ دیتے ہیں یہاں تک کہ مصاحف کی طباعت تک میں تساہل آگیا ہے اور یہ مصاحف بہت سے رسم الخط میں رسمِ عثمانی کے مخالف ہیں جسکی اتباع اجماعا واجب ہے''۔

علم رسم اور علم ضبط میں فرق:

بعض اوقات علم رسم کے ساتھ ایک اور علم کا تذکرہ کیا جاتا ہے جس کا نام علمِ ضبط ہے اس سے مراد علمِ ضبط اعراب ہے یعنی کلماتِ قرآن کریم کی حرکات و سکنات اور مدات وشدات بیان کرنے کو علمِ ضبط یا علمِ ضبطِ اعراب کہا جاتا ہے[54]۔علم رسم تو توقیفی ہے لیکن علم ضبط توقیفی نہیں ہے۔اسی لیے عرب و عجم اور مغربی ممالک کے مصاحف میں رائج بعض رموزِ حرکات اور علامات ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔

نقطے اور اعراب لگانا:

نقطے لگانے کو عربی میں النقط اور الاعجام کہتے ہیں چنانچہ عبداللہ بن یوسف جدیع لکھتے ہیں:

وفي الاصطلاح: هو وضع النقطة أو النقطتين أو النقط فوق الحرفِ أو تحته تمييزا له عما يشبهه في صورته مثل الباء والتاء والثاء والياء والزاي القاف. ويسمى الإعجام.[55]

ترجمہ: ''اصطلاح میں اس علم سے مراد ایک نقطہ یا دو نقطے یا دو سے زائد نقطے حرف کے اوپر یا نیچے لگانا ہے تاکہ اس حرف کو اسی جیسے دوسرے حرف سے امتیاز دیا جاسکے جیسے باء،تاء،یاء،زاء اور قاف۔اس علم کو اعجام یعنی نقطے لگانا بھی کہتے ہیں''۔

اور اعراب لگانے کو عربی میں شکل یا تشکیل کہتے ہیں:

چنانچہ لسان العرب میں ابو حاتم سجستانی[56] کا قول لکھا ہے کہ وہ فرماتے ہیں:

(ومعنى الشكل لغةً): شَكَلْتُ الكتابَ أَشْكُلُهُ، فهو مَشْكُولُ، إذا قَيَّدته بالإعراب وأَعْجَمْتُ الكِتابَ إذا نَقَطْته.[57]

(شکل کا لغوی معنی): ''جب تم کتاب کو اعراب سے مقید کردو تو تم کہتے ہو: شَكَلْتُ الكتابَ أَشْكُلُهُ، فهو مَشْكُولُ، اور جب تم کتاب پر نقطے لگاتے ہو تو کہتے ہو: ((أَعْجَمْتُ الكِتابَ)).

نوٹ: شکل کا اصطلاحی معنی بھی لغوی معنی کے قریب قریب ہے۔اس لئے اسے الگ سے ذکر نہیں کیا جارہا۔

مصحفِ عثمانی پر نقطے اور اعراب کی ابتداء:

مصحفِ عثمانی میں نقطے،اعراب وعلامات اور آیات نمبرنگ نہیں تھیں اور نہ ہی یہ رکوعات ومنازل اور پاروں میں تقسیم تھا۔یہ سب کام بعد میں مختلف ادوار میں ہوئے۔چنانچہ علامہ محمد غوث (متوفی:1238ھ) اپنی مایہ ناز کتاب نثر المرجان میں لکھتے ہیں:

ثم اعلم أنه قد تفرع على ما ذكرنا الاختلاف في نقط المصحف وشكله والفواتح والخواتم والعواشر وغير ذلك مما جردت عنه المصاحف العثمانية أما النقط والشكل فيقال أول من فعل ذلك أبو الأسود الدئلي بأمر الملك بن مروان وقيل الحسن البصري ويحيي بن يعمر وقيل نصر بن عاصم الليثي.[58]

ترجمہ: ''پھر یاد رہے کہ (ما قبل) جو ہم نے ذکر کیا اس پر مصحف کے نقطے،اسکے اعراب،ابتدائیے،اختتامیے اور عواشر وغیرہ کہ جس سے مصاحفِ عثمانیہ بالکل خالی تھے میں اختلاف متفرع ہوتا ہے۔رہے نقطے اور اعراب تو کہا جاتا ہے کہ سب سے پہلے یہ کام ابوالاسود دئلی نے ملک بن مروان کے حکم سے کیا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ حسن بصری اور یحیی بن یعمر یا پھر نصر بن عاصم لیثی نے کیا''۔

علم الرسم پر چند قدیم،بنیادی اور اہم کتب:

استاد احمد محمد ابو زیتحار حنفی[59] لکھتے ہیں:

أجلها وأعظمها كتاب المقنع للإمام أبي عمرو الداني وكتاب العقيلة الذي نظم فيه الشاطبي[60] كتاب المقنع وزاد عليه أحرفا قليلة، وكتاب التنزيل لأبي داود[61] زاده فيه ما في المقنع.[62]

ترجمہ: '' رسم قرآنی کے موضوع پر سب سے بڑی اور عظیم کتاب امام ابو عمرو دانی[63] کی المقنع ہے اور امام شاطبیؒ کی کتاب العقیلہ ہے جس میں انھوں نے مقنع کو منظوم شکل میں مرتب کرکے کچھ اضافہ بھی کیا۔اور ابوداود کی کتاب التنزیل جس میں انھوں نے مقنع سے زائد کلام کیا ہے''۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

نوٹ: علمائے رسم جب شیخین کا لفظ استعمال کرتے ہیں تو اس سے مراد امام ابو عمرو دانی (متوفی: 444ھ)، اور ابو داود سلیمان بن نجاح (متوفی: 496ھ) ہوتے ہیں۔

رسم القرآن پر سب سے جامع، مبسوط اور مفصل کتاب:

رسم القرآن کے بارے میں سب سے تفصیلی و جامع کتاب "نثر المرجان فی رسم نظم القرآن" ہے۔ یہ کتاب عربی زبان میں ہے اور آج 1445ھ سے تقریباً دو سو 200 سال قبل ہند کے عالم و فاضل مولانا محمد غوث ابن ناصر الدین شافعی (متوفی: 1238ھ) نے تحریر کی ہے۔ یہ کتاب سات جلدوں میں ہے، قرآنِ کریم کی سات منزلوں کے رسم الخط کو مؤلف نے سات جلدوں میں سمودیا ہے ہر جلد تقریباً اوسطاً 700 بڑے سائز کے صفحات پر مشتمل ہے۔ اللہ مصنف کو جزاء خیر دے۔ اس موضوع پر یہ کتاب سب کتب سے زیادہ تفصیلی اور ضخیم اس لئے بھی ہے کہ علم الرسم القرآنی کی بقیہ دیگر کتب صرف انہیں قرآنی کلمات کا رسم بیان کرتی ہیں جو کہ رسم قیاسی اور قواعد عربیہ کے خلاف لکھے گئے ہیں نہ کہ پورے قرآن کے کلمات کے رسم کو۔ جبکہ صاحب نثر المرجان نے الحمد سے لیکر والناس تک قرآنِ کریم کے ایک ایک کلمہ بلکہ ایک ایک حرف کا اعراب اور رسم الخط بیان کیا ہے یہی وجہ ہے کہ یہ کتاب اس موضوع پر لکھی جانی والی کتب میں سب سے مفصل اور ضخیم ہے یعنی تقریباً پانچ ہزار بڑے صفحات پر مشتمل و مطبوع ہے۔ یہ کتاب دس برس کے طویل عرصہ میں شائع ہو سکی۔ چونکہ یہ کتاب تقریباً دو سو 200 سال قبل شائع ہوئی تھی لہذا اب اسکی نئے دور کے مطابق اشاعت کی اشد ضرورت ہے۔ اللہ مجھے اور اہلِ ذوق محققین کو توفیق دے کہ ہم اسکو کما حقہ تحقیق و تخریج و تفتیش کے ساتھ نئے اور خوبصورت انداز میں شائع کر سکیں۔ فی الحال کوئی اسباب نہیں اور مسبب الاسباب سے کچھ بعید نہیں۔ فعلیہ التوکل و حسبنا اللہ و نعم الوکیل۔

اس کتاب کی جامعیت اور اسکے مفصل و مبسوط ہونے کے بارے میں مولانا محمد احمد مصباحی لکھتے ہیں:

"رسم پر سب سے تفصیلی کتاب نثر المرجان ہے"۔ (اور چند سطور بعد لکھتے ہیں): "حق یہ ہے کہ رسم قرآن پر اس قدر جامع اور مبسوط و مفصل کتاب پوری دنیا میں نہ لکھی گئی"[(64)]۔

مآخذ و مراجع و حواشی

(1) ((كَتَبَ)) مِنْ بَابِ نَصَرَ وَ((كِتَابًا)) أَيْضًا وَ((كِتَابَةً)). (مختار الصحاح، مادة "كتب" ص: 266)

(2) خَطَّ الرَّجُلُ الْكِتَابَ بِيَدِهِ خَطًّا مِنْ بَابِ قَتَلَ أَيْضًا كَتَبَهُ. (المصباح المنير في غريب الشرح الكبير، مادة "خط"، 1/ 173)

(3) سَطَرْتُ الْكِتَابَ سَطْرًا مِنْ بَابِ قَتَلَ كَتَبْتُهُ وَيُجْمَعُ عَلَى أَسْطُرٍ وَسُطُورٍ. (المصباح المنير في غريب الشرح الكبير، مادة "سطر"، 1/ 276)

(4) يقال: رَقَمَ الكتابَ يَرْقُمُه رَقْمًا: أَعْجمه وبيَّنه. و"كتاب مَرْقُوم": قد بُيِّنت حروفُه بعلاماتها من التنقيط، وقوله عزوجل: ﴿كِتَابٌ مَرْقُومٌ﴾ [المطففين: 9] كتاب مكتوب، والرَّقْم: الكتابة والخَتْم (لسان العرب، مادة "رقم")

(5) يقال: رَسَم على كذا ورَشَم: إذا كتب. ورَشَم إليه رَشْمًا: إذا كتب. (لسان العرب، مادة "رسم، رشم")

(6) نصر (أبو الوفاء) ابن الشيخ نصر يونس الوفائي الهوريني الأحمدي الأزهري الأشعري الحنفي الشافعيّ (المتوفى: 1291هـ)، "المَطَالِعُ النَّصرية للمَطَابِعِ المصريّةِ في الأُصول الخَطيَّةِ" بتحقيق وتعليق: الدكتور طه عبد المقصود، ص: ٤٣، الناشر: مكتبة السنة، القاهرة، الطبعة الأولى، 1426هـ - 2005م.

(7) آپ کا نام عبد الرحمن بن ابو بکر ہے جبکہ جلال الدین لقب ہے۔ آپ امام حافظِ حدیث اور مؤرخ و ادیب تھے آپ کی پیدائش ۸۴۹ھ جبکہ وفات ۹۱۱ھ میں ہوئی۔ آپ کی چھوٹی بڑی تصنیفات کی تعداد ۶۰۰ کے قریب ہے۔ آپ کی کتب میں الاتقان فی علوم القرآن، الاشباہ والنظائر، الاکلیل فی استنباط التنزیل، الالفیہ فی مصطلح الحدیث، تدریب الراوی، الجامع الصغیر، جمع الجوامع، الحاوی للفتاوی، الخصائص والمعجزات النبویہ، الدر المنثور، حسن المحاضرۃ اور تفسیر الجلالین مشہور ہیں۔ (الزركلي, خير الدين بن محمود بن محمد بن علي بن فارس، الزركلي الدمشقي (المتوفى: 1396هـ), "الأعلام", ۳۰۱/۳, الطبعة الخامسة عشر - أيار / مايو 2002 م, الناشر: دار العلم للملايين).

(8) عبد الرحمن بن أبي بكر، جلال الدين السيوطي الشافعي (ت ٩١١هـ) "إتمام الدراية لقراء النقاية"، ص: ١٠٦، بتحقيق: الشيخ إبراهيم العجوز، الناشر: دار الكتب العلمية – بيروت، الطبعة الأولى، ١٤٠٥هـ- ١٩٨٥م.

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

(9) آپ کا نام حبیب اللہ بن عبد اللہ مالکی شنقیطی ہے۔آپ عالمِ حدیث تھے۔آپ ۱۲۹۵ھ کو شنقیط میں پیدا ہوئے اور قاہرہ میں وفات پائی ۱۳۶۳ھ کو وفات پائی۔آپ کی کتب میں زاد المسلم، ایقاظ الاعلام، دلیل السالک، ہدیۃ المغیث وغیرہ مشہور ہیں۔ (الزركلي, خير الدين بن محمود بن محمد بن علي بن فارس، الزركلي الدمشقي (المتوفى: 1396هـ), الأعلام, ٦٩/٦, الطبعة الخامسة عشر - أيار / مايو 2002 م, الناشر: دار العلم للملايين).

(10) الشيخ محمد حبيب الله بن الشيخ عبد الله المالكي (ت ١٣٦٢هـ)، "كتاب إيقاظ الأعلام لوجوب اتباع رسم المصحف الإمام عثمان بن عفان رضي الله عنه"، ص:١٠، الناشر: مكتبة المعرفة – سورية، حمص.

(11) الشيخ محمد حبيب الله بن الشيخ عبد الله، "كتاب إيقاظ الأعلام لوجوب اتباع رسم المصحف الإمام عثمان بن عفان رضي الله عنه"، ص:١١، الناشر: مكتبة المعرفة – سورية، حمص.

(12) الشيخ محمد حبيب الله بن الشيخ عبد الله، "كتاب إيقاظ الأعلام لوجوب اتباع رسم المصحف الإمام عثمان بن عفان رضي الله عنه"، ص:١١، الناشر: مكتبة المعرفة – سورية، حمص.

(13) القرطبي، أبو عبد الله محمد بن أحمد الأنصاري القرطبي، "الجامع لأحكام القرآن"، بتحقيق: أحمد البردوني وإبراهيم أطفيش، (1/ 67)، الناشر: دار الكتب المصرية – القاهرة، الطبعة الثانية: ١٣٨٤ هـ - ١٩٦٤ م.

(14) آپ کا نام احمد بن محمد شہاب الدین خفاجی مصری حنفی ہے۔آپ قاضی القضاۃ تھے اور لغت و عربی ادب میں صاحبِ تصنیفات تھے۔آپ مصر میں ۹۷۷ھ کو پیدا ہوئے اور ۱۰۶۹ھ کو وفات پائی۔آپ کی کتب میں نسیم الریاض، شرح درۃ الغواص، شفاء العلیل، عنایۃ القاضی وغیرہ مشہور ہیں۔ (الزركلي, خير الدين بن محمود بن محمد بن علي بن فارس، الزركلي الدمشقي (المتوفى: 1396هـ), الأعلام, ٢٣٨/١, الطبعة الخامسة عشر - أيار / مايو 2002 م, الناشر: دار العلم للملايين).

(15) شهاب الخفاجي، شهاب الدين أحمد بن محمد بن عمر الخفاجي المصري الحنفي (ت ١٠٦٩هـ)، حَاشِيةُ الشِّهَابِ عَلَى تفْسيرِ البَيضَاوِي، الْمُسَمَّاة: عِنَايةُ القَاضِي وكِفَايةُ الرَّاضِى عَلَى تفْسيرِ البَيضَاوي، (1/ 154)، دار النشر: دار صادر – بيروت.

(16) آپ کا نام عثمان بن سعید بن عثمان ہے اور ابو عمرو دانی کنیت سے مشہور ہیں۔آپ کی پیدائش 371ھ میں ہوئی آپ دانیہ کے رہنے والے تھے جسکی نسبت سے آپکو دانی کہا جاتا، وہیں آپکی وفات 444ھ میں ہوئی۔آپ خوش خط اور اچھے اعراب ورموز اوقاف کے حامل تھے آپ کے دور میں حفظ و تحقیق کے میدان میں کوئی آپ کا ہم پلہ نہیں تھا۔آپ خود فرماتے ہیں کہ میں جو چیز دیکھتا لکھ لیتا تھا اور جو لکھ لیتا تھا وہ یاد کر لیتا تھا اور کوئی چیز یاد کر کے میں نے کبھی نہیں بھولی۔آپ نے 130 سے کچھ زائد تالیفات علوم قرآن میں لکھیں جن میں سے گیارہ فقط علم رسم کے موضوع پر ہیں اور ان میں سے سب سے چھوٹی کتاب المقنع ہے۔ (أبو زيتحار، فضيلة الأستاذ الشيخ أحمد محمد أبو زيتحار، لطائف البيان في رسم القرآن شرح مورد الظمآن، ص:٨، الطبعة الثانية، الناشر: مطبعة محمد علي صبيح وأولاده بالأزهر، بمصر)

(17) آپ کا نام محمد احمد بن محمد صابر اشرفی ہے آپ کی ولادت ۹ ستمبر ۱۹۵۲ء کو ہندوستان میں ہوئی۔آپ مختلف علوم وفنون کے استاد ہیں۔آپ کی تصنیفات میں مشہور تدوینِ قرآن، امام احمد رضا اور تصوف، المواہب الجلیل لتجلیۃ مدارک التنزیل، حاشیہ جد الممتار الجزء الثانی، امام احمد رضا کی فقہی بصیرت، رسمِ قرآنی اور اصولِ کتابت، شرک کیا ہے وغیرہ مشہور ہیں۔(ماخوذ از علامہ محمد احمد مصباحی احوال وافکار، مصنف توفیق احسن برکاتی مصباحی، ناشر جماعت رضائے مصطفی برطانیہ) (الزركلي, خير الدين بن محمود بن محمد بن علي بن فارس، الزركلي الدمشقي (المتوفى: 1396هـ), الأعلام, ٢٣٨/١, الطبعة الخامسة عشر - أيار / مايو 2002 م, الناشر: دار العلم للملايين).

(18) مصباحی، مولانا محمد احمد مصباحی، رسمِ قرآنی اور اصولِ کتابت، ص:11، مجلس برکات، الجامعۃ الاشرفیہ-مبارک پور-اعظم گڑھ-یوپی، بارِ اول 1432ھ/2011ء۔

(19) مصباحی، مولانا محمد احمد مصباحی، رسمِ قرآنی اور اصولِ کتابت، ص: 27، مجلس برکات، الجامعۃ الاشرفیہ-مبارک پور-اعظم گڑھ-یوپی، بارِاول 1432ھ/2011ء۔

(20) محمد شملول، "القرآن وإعجاز التلاوة" ص: ١٧، دار السلام، الطبعة الأولى: ١٤٢٧ هـ -٢٠٠٦ م.

(21) آپ مفتی تقی عثمانی کے والد ہیں اور دار العلوم کراچی کے بانی ہیں۔20 شعبان 1314 ھجری مطابق 1897 کو ضلع سہارنپور یوپی کے مشہور قصبے دیوبند میں آپ کی پیدائش ہوئی۔ وفات 10 شوال 1396 ہجری مطابق 1976ء ۔آپ کی متعدد تصنیفات ہیں جن میں سیرتِ رسولِ اکرم، ذکر اللہ اور فضائل ومسائل درود وسلام، اور جوامع الکلم مشہور ہیں۔ [journal of (Jirs) Islamic & Religious Studies Vol:04, issue: 01, Jan-june 19. مفتی محمد شفیع کی خدمات سیرت ﷺ کا علمی و تحقیقی جائزہ از اسد اللہ شمارہ ۳، سال ۲۰۱۸، ص: ۹۵]۔

(22) محمد شفيع، العلامة المفتي محمد شفيع، "تحذير الأنام عن تغيير رسم الخط من مصحف الإمام" فتوى في وجوب اتباع الرسم العثماني في كتابة القرآن الكريم بجملة من الأحكام المتعلقة بالرسم القرآني، تعريب الأستاذ نور البشر محمد نور الحق، ص: ٥٤، ابن كثير، أبو الفداء إسماعيل بن عمر بن كثير القرشي البصري ثم الدمشقي (المتوفى: ٧٧٤هـ)، "فضائل القرآن"، ص:٩١، الناشر: مكتبة ابن تيمية، الطبعة الأولى: - ١٤١٦هـ.

(23) محمد شفيع، العلامة المفتي محمد شفيع، "تحذير الأنام عن تغيير رسم الخط من مصحف الإمام" فتوى في وجوب اتباع الرسم العثماني في كتابة القرآن الكريم بجملة من الأحكام المتعلقة بالرسم القرآني، تعريب الأستاذ نور البشر محمد نور الحق، ص: ٥٥.

(24) آپ کا نام محمد سالم بن شدید العوفی ہے، آپ کی پیدائش مدینہ منورہ میں ۱۳۷۴ھ میں ہوئی۔آپ محمد بن سعود یونیورسٹی ریاض کی فیکلٹی آف سوشل سائنسز کے پروفیسر اور ڈین رہے ہیں، آپ کی چند تصنیفات یہ ہیں: كتابة المصحف الشريف وطباعته، كتاب العلاقات بين الدولة الفاطمية والدولة العباسية في العصر السلجوقي، كتاب العباسيون ومواجهة الأزمات، مسالك الأبصار في ممالك الأنظار لابن فضل الله العمري دراسة وتحقيق الباب الأول، تاريخ البقاعي دراسة وتحقيق، كتاب عمارة المسجد الحرام. تفصیل کے لئے دیکھئے: https://shamela.ws/author/821 ۔

(25) محمد العوفي، أ.د محمد سالم بن شديد العوفي، "كتابة المصحف الشريف وطباعته" ص: ٦، مجمع الملك فهد لطباعة المصحف الشريف، المدينة المنورة، ١٤٢٤ هـ، الطبعة الثانية: ٢٠٠٣م-١٤٢٤هـ.

(26) آپ کا نام محمد غوث بن ناصر الدین محمد بن نظام الدین احمد نائطی آرکاتی شافعی ہے۔آپ ۱۱۶۶ھ بمطابق ۱۷۵۳ء کو آرکات (ہند) کے قصبہ محمد پور میں پیدا ہوئے۔آپ نے ابتدائی درسی کتب اپنے دادا سے پڑھیں اور بڑی کتب استاد امین الدین الصدیقی الوری سے پڑھیں پھر اسکے بعد منتہی درجہ کی کتب جناب بحر العلوم عبد العلی لکھنوی سے پڑھیں۔اور بعدِ فراغت حکومتی طور پر محکمۂ قضاء وانصاف میں فرائض منصبی انجام دینے میں مصروف ہوگئے۔آپ کی تصنیفات میں نثر المرجان فی رسم نظم القرآن، نور الفوائد وبحر الفوائد، سواطع الانوار، ابناء المفاخرة فی مناقب السید عبد القادر، الفتاوی الناصریۃ اور الیواقیت المنثورہ وغیرہ شامل ہیں۔آپ کی وفات ۱۱ صفر ۱۲۳۸ھ میں ہوئی۔ (عبد الحي، نزهة الخواطر وبهجة المسامع والنواظر، (7/ 1102)، عبد الحي بن فخر الدين بن عبد العلي الحسني الطالبي (ت ١٣٤١هـ)، دار ابن حزم، بيروت، لبنان، الطبعة الأولى: ١٤٢٠ هـ/ ١٩٩٩م).

(27) الأركاتي، العلامة محمد غوث ابن ناصر الدين محمد بن نظام الدين أحمد النائطي الأركاتي، المتوفى: ١٢٣٨ هـ، "نثر المرجان في رسم نظم القرآن"، 6/1، المهتم: مجلس إشاعة العلوم، مطبع عثمان بريس ببلدة حيدرآباد دكن، هند.

(28) آپ کا نام امام ابو محمد قاسم بن فیرہ شاطبیؒ ہے آپ کی پیدائش 538ھ میں ہوئی۔آپ 572ھ میں مصر تشریف لائے اور وہیں 590ھ میں انتقال ہوا۔آپ کتاب اللہ، قراءت اور تفسیر کے عالم ہونے کے ساتھ ساتھ حدیث میں بھی نمایاں مقام رکھتے تھے یہاں تک کہ

جب آپ کے سامنے صحیح بخاری و مسلم اور مؤطا پڑھی گئی تو لوگوں نے آپ کے حفظِ حدیث کی بناء پر اپنے اپنے نسخوں میں تصحیحات کیں۔ آپ کی کثیر تالیفات قراءات، فواصل اور رسم کے موضوع پر ہیں۔ انہی میں سے کتاب الشاطبیہ اور عقیلہ ہیں۔ عقیلہ میں امام شاطبیؒ نے امام ابو عمرو دانی کی المقنع کو نظم کی صورت میں لکھ کر اس میں کچھ اضافہ بھی کیا ہے۔(أبو زيتحار، فضيلة الأستاذ الشيخ أحمد محمد أبو زيتحار، لطائف البيان في رسم القرآن شرح مورد الظمآن، ص:٨، الطبعة الثانية، الناشر: مطبعة محمد علي صبيح وأولاده بالأزهر، بمصر)

(29) آپ کا نام امام ابو داود سلیمان بن نجاح ہے۔ آپ امیر المؤمنین ہشام المؤید باللہ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ دانیہ میں رہتے تھے چنانچہ آپ نے امام ابو عمرو دانی سے خوب اخذ واستفادہ کیا آپ قراءات اور انکی روایات کے عالم وحافظ تھے۔ 413ھ میں پیداء ہوئے اور بلنسیہ میں رمضان المبارک کے مہینے میں 496ھ میں وفات پائی۔ فنون قرآن میں آپکی کثیر تالیفات ہیں جن میں سے مشہور کتاب التنزیل فی الرسم اور التبیین ہیں۔(أبو زيتحار، فضيلة الأستاذ الشيخ أحمد محمد أبو زيتحار، لطائف البيان في رسم القرآن شرح مورد الظمآن، ص:٨، الطبعة الثانية، الناشر: مطبعة محمد علي صبيح وأولاده بالأزهر، بمصر)

(30) أبو داود، سليمان بن نجاح بن أبي القاسم الأموي بالولاء، الأندلسي (ت ٤٩٦هـ)، "مختصر التبيين لهجاء التنزيل"، ص:١٣٨/١، الناشر: مجمع الملك فهد - المدينة المنورة، ١٤٢٣هـ - ٢٠٠٢م.

(31) آپ کا نام ابو اسحاق احمد بن محمد بن ابراہیم ہے۔ آپ کا لقب ثعلبی یا ثعالبی تھا۔ آپ امام حافظ، علامہ، شیخ التفسیر اور علم کا منبع تھے۔ آپ کی کتب میں تفسیرِ ثعلبی، کتاب العرائس فی قصص الانبیاء مشہور ہیں۔ آپ کی وفات ۴۲۷ھ میں ہوئی۔ (الذهبي، سير أعلام النبلاء، 17/ 435، شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي (ت ٧٤٨ هـ)، تحقيق: حسين أسد، شعيب الأرنؤوط وغيرهما، مؤسسة الرسالة، الطبعة الثالثة: ١٤٠٥ هـ - ١٩٨٥ م).

(32) الثعلبي، أحمد بن محمد بن إبراهيم الثعلبي، أبو إسحاق (ت ٤٢٧هـ)، الكشف والبيان عن تفسير القرآن، 1/ 239، بتحقيق: الإمام أبي محمد بن عاشور، الناشر: دار إحياء التراث العربي، بيروت – لبنان، الطبعة الأولى ١٤٢٢ هـ - ٢٠٠٢ م.

(33) ابو عبید القاسم بن سلام (157ھ - 224 ھ): آپکا نام ابو عبید القاسم بن سلّام ہروی خراسانی بغدادی ہے، آپکا شمار حدیث، فقہ اور ادب کے بڑے علماء میں ہوتا ہے۔ آپ کی کتب میں ادب القاضی، فضائل القرآن، الاجناس من کلام العرب اور الامثال اور دیگر کئی تصنیفات شمار کی گئی ہیں۔(کتب الاعلام)

(34) آپ کا نام محمد بن محمد بن علی شافعی ہے۔ آپ کا لقب شمس الدین اور کنیت ابن الجزری ہے۔ آپ امام جزری یا ابن جزری سے مشہور ہیں۔ آپ بے مثال حافظ و قاری بلکہ قراءات کے امام تھے۔ آپ حافظ الحدیث بھی تھے۔ آپ ۷۵۱ھ میں پیدا ہوئے اور ۸۳۳ھ میں وصال فرما گئے۔ آپ کی کتب میں النشر فی القراءات العشر، المقدمۃ الجزریۃ، تحبیر التیسیر فی القراءات العشر، غایۃ النہایۃ فی طبقات القراء، التمہید فی علم التجوید وغیرہ مشہور ہیں۔ (السيوطي، طبقات الحفاظ، ص:٥٤٩، عبد الرحمن بن أبي بكر، جلال الدين السيوطي (المتوفى: 911هـ)، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولى: 1403هـ).

(35) الإمام الجزري، شمس الدين أبو الخير ابن الجزري، محمد بن محمد بن يوسف (المتوفى : 833 هـ)، النشر في القراءات العشر، 1/ 7، بتحقيق: علي محمد الضباع (المتوفى 1380 هـ)، الناشر: المطبعة التجارية الكبرى [تصوير دار الكتاب العلمية].

(36) امام ابو عمرو دانی (متوفی:444ھ) تعدادِ مصاحفِ عثمانیہ کے بارے میں لکھتے ہیں:

((أكثر العلماء على أن عثمان بن عفان رضي الله عنه لما كتب المصحف جعله على أربع نسخ ... وقد قيل إنه جعله سبع نسخ ... **والأول أصح** وعليه الأئمة)).

اور ابو داود سلیمان بن نجاح (متوفی: 496ھ) لکھتے ہیں:

((واختلف العلماء في عدد النسخ التي جمع فيها عثمان القرآن؛ قيل: أربع نسخ، وقيل: سبع نسخ. قال الرجراجي (ت 899 هـ): **والمشهور الذي عليه الجمهور أربع نسخ**، إحداها إلى المدينة، وأخرى إلى البصرة، وأخرى إلى الكوفة، وأخرى إلى الشام. ومن قال: هي سبع نسخ، قال: الخامسة إلى اليمن، والسادسة إلى البحرين، والسابعة إلى مكة. ومن قال: هي ثمانية مصاحف، السبعة المتقدمة، والثامن هو الذي حبسه عثمان لنفسه، وهو المسمى بالمصحف الإمام الذي رآه وتأمله أبو عبيد القاسم بن سلام (ت 224 هـ). وقد أشار الإمام الشاطبي (ت 590 هـ) إلى هذه الثمانية)). (أبو داود، سليمان بن نجاح بن أبي القاسم الأموي بالولاء، الأندلسي (ت ٤٩٦هـ)، "مختصر التبيين لهجاء التنزيل"، ص:١٣٩/١، الناشر: مجمع الملك فهد - المدينة المنورة، ١٤٢٣هـ - ٢٠٠٢م).

(37) ابن كثير، أبو الفداء إسماعيل بن عمر بن كثير القرشي البصري ثم الدمشقي (المتوفى: ٧٧٤هـ)، "فضائل القرآن"، ص:٨٩، الناشر: مكتبة ابن تيمية، الطبعة الأولى: -١٤١٦هـ.

(38) آپ کا اسماعیل بن عمر بن کثیر ہے۔ آپ شام کے ایک قصبہ میں پیدا ہوئے پھر وہاں سے دمشق منتقل ہو گئے اور وہیں وفات پائی۔ آپ کی کتب میں تفسیر ابن کثیر اور البدایہ والنہایہ زیادہ مشہور ہیں۔ (موسوعة الأعلام، تراجم موجزة للأعلام، موقع وزارة الأوقاف المصرية،1/ 479).

(39) ابن كثير، أبو الفداء إسماعيل بن عمر بن كثير القرشي البصري ثم الدمشقي (المتوفى: 774هـ)، "البداية والنهاية"، (10/ 394)، بتحقيق: عبد الله بن عبد المحسن التركي، الناشر: دار هجر للطباعة والنشر والتوزيع والإعلان، الطبعة الأولى: 1418هـ - 1997م.

(40) آپ کا نام غانم قدوری حمد ناصری ہے۔ آپ عراقی محقق و مصنف ہیں آپ کا میدان علوم قرآن و تجوید ہے۔ آپ نے جامعہ بغداد سے لغت عربی میں ڈاکٹر کی ڈگری حاصل کی اور وہیں بارہ سال تک تدریس کرتے رہے۔ ۴۰ سے زائد آپ کی تحقیقات و تصنیفات ہیں۔ جن میں مشہور رسم المصحف دراسة لغوية تاريخية، محاضرات فی علوم القرآن، علم الكتابة العربية، شرح المقدمة الجزرية ہیں۔ (https://sunniaffairs.gov.iq/ar)

(41) الكرماني: تاج القراء أبو القاسم محمود بن حمزة بن نصر الكرماني المتوفى:٥٠٠ هـ، خط المصحف، ص: ٦٥، بتحقيق الدكتور غانم قدوري الحمد، الطبعة: ٢٠١٢م-١٤٣٣ هـ.

(42) غانم قدوري الحمد (مدرس في كلية الشريعة بجامعة بغداد)، "رسم المصحف دراسة لغوية تاريخية"، ص: ١٨٩-١٩٠، اللجنة الوطنية للاحتفال بمطلع القرن الخامس عشر الهجري، الجمهورية العراقية، الطبعة الأولى: ١٤٠٢هـ-١٩٨٢م.

(43) الداني، عثمان بن سعيد بن عثمان بن عمر أبو عمرو الداني (المتوفى: 444هـ)، "المقنع في رسم مصاحف الأمصار" ص: ١٩، بتحقيق: محمد الصادق قمحاوي، الناشر: مكتبة الكليات الأزهرية، القاهرة.

(44) الداني، عثمان بن سعيد بن عثمان بن عمر أبو عمرو الداني (المتوفى: 444هـ)، "المقنع في رسم مصاحف الأمصار" ص: ٣٦، بتحقيق: محمد الصادق قمحاوي، الناشر: مكتبة الكليات الأزهرية، القاهرة.

(45) البغوي، محيي السنة، أبو محمد الحسين بن مسعود البغوي (ت ٥١٠هـ)، "معالم التنزيل في تفسير القرآن الشهير بتفسير البغوي"، ٣٧/١، بتحقيق: محمد عبد الله النمر - عثمان جمعة ضميرية - سليمان مسلم الحرش، الناشر: دار طيبة للنشر والتوزيع، الطبعة الرابعة: ١٤١٧ هـ - ١٩٩٧ م.

(46) انظر "شعب الايمان" للبيهقي ٢١٩/٤، فصل في إفراد المصحف للقرآن وتجريده فيه مما سواه، رقم الحديث:٢٤٢٤، الناشر: مكتبة الرشد للنشر والتوزيع بالرياض بالتعاون مع الدار السلفية ببومباي بالهند، الطبعة: الأولى، 1423 هـ - 2003 م. ولفظ "شعب الإيمان" موافق لما نقله السيوطي.

(47) السيوطي، عبد الرحمن بن أبي بكر، جلال الدين السيوطي (المتوفى: 911هـ)، الإتقان في علوم القرآن، (239/1)، بتحقيق: محمد أبو الفضل إبراهيم، الناشر: الهيئة المصرية العامة للكتاب، الطبعة: 1394هـ/ 1974م.

(48) السيوطي، عبد الرحمن بن أبي بكر، جلال الدين السيوطي (المتوفى: 911هـ)، الإتقان في علوم القرآن، (239/1)، بتحقيق: محمد أبو الفضل إبراهيم، الناشر: الهيئة المصرية العامة للكتاب، الطبعة: 1394هـ/ 1974م.

(49) آپ کا نام محمد عبدالعظیم زرقانی ہے۔آپ مصر کے علماءِ ازہر سے تھے کلیہ اصول الدین ازہر یونیورسٹی سے فارغ التحصیل ہوئے اور وہیں علومِ قرآن وحدیث کے استاد مقرر ہوئے۔آپ کا انتقال 1948ء میں قاہرہ میں ہوا۔آپ کی کتب میں مناہل العرفان اور بحث فی الدعوۃ والارشاد مشہور ہیں۔ (الأعلام للزركلي،210/6)

(50) الزرقاني، محمد عبد العظيم الزُّرْقاني (ت ١٣٦٧هـ)، "مناهل العرفان في علوم القرآن"، المبحث العاشر: في كتابة القرآن ورسمه ومصاحفه وما يتعلق بذلك، ج:1، ص:378، الطبعة الثالثة، الناشر: مطبعة عيسى البابي الحلبي وشركاه.

(51) آپ کا نام علی بن سلطان محمد ہے۔آپ حنفی فقہ کے عالم تھے اور اپنے زمانے کے منبع علم تھے۔آپ کی پیدائش ہرات میں ہوئی اور آپ نے مکہ میں سکونت اختیار کی اور وہیں 1014ھ میں وفات پائی۔آپ نے کثیر کتب ورسائل تصنیف فرمائے جن میں مشہور تفسیرِ قرآن، شرح مشکاۃ المصابیح (مرقاۃ المفاتیح) شرح مشکلاتِ مؤطا، شرح شفا، سیرت شیخ عبد القادر جیلانی، تذکرۃ الموضوعات، جمالین حاشیہ جلالین، منح الروض الازہر شرح الفقہ الاکبر مشہور ہیں۔ (الأعلام للزركلي، 5 12)۔

(52) القاري، ملا علي القاري الهروي (ت ١٠١٤ هـ)، "الهبات السنية العلية على أبيات الشاطبية الرائية" شرح لرائية الشاطبي "عقيلة أتراب القصائد" ص: ٧٣، بتحقيق: عبد الرحمن بن عبد العزيز بن عبد الله بن عبد الكريم السديس، الناشر: دار طيبة الخضراء للنشر والتوزيع - مكة المكرمة، الطبعة الأولى: ١٤٣٩ هـ - ٢٠١٨ م.

(53) الشيخ محمد حبيب الله بن الشيخ عبد الله، "كتاب إيقاظ الأعلام لوجوب اتباع رسم المصحف الإمام عثمان بن عفان رضي الله عنه"، ص:١٢، الناشر: مكتبة المعرفة – سورية، حمص.

(54) الطراز في شرح ضبط الخراز للتنسي (ت: ٨٩٩ هـ)، ص ٣٧ ملخصا، تحقيق أحمد بن شرشال. نوٹ: علمِ ضبط کے قواعد علماء نے زیادہ تر اسی کتاب سے لئے ہیں اور اسی کے مطابق اپنے مصاحف میں ضبط کرتے ہیں۔

(55) الجديع، عبد الله بن يوسف الجديع، "المقدمات الأساسية في علوم القرآن"، ص:١٤٩، مؤسسة الريان، مركز البحوث الإسلامية، الطبعة الأولى: ٢٠٠١م-١٤٢٢ هـ.

(56) آپ کا نام ابو حاتم سہل بن محمد سجستانی بصری ہے۔آپ امام، علامہ، قاری، نحوی لغت اور صاحبِ تصانیف ہیں۔آپ کی تصنیفات میں اعراب القرآن، مایلحن فیہ العامہ، المقصور والممدود، المقاطع والمبادی، القراءات، الفصاحہ، اختلاف المصاحف مشہور ہیں۔آپ کا انتقال 255ھ میں ہوا۔(سير أعلام النبلاء، 268-270/12)۔

(57) لسان العرب: ١١/٣٥٨ مادة شكل.

(58) الأركاتي، العلامة محمد غوث ابن ناصر الدين محمد بن نظام الدين أحمد النائطي الأركاتي، المتوفى: ١٢٣٨ هـ، "نثر المرجان في رسم نظم القرآن"، ١٢/١، المهتم: مجلس إشاعة العلوم، مطبع عثمان بريس ببلدة حيدرآباد دكن، هند.

(59) آپ کا نام احمد محمد ابوزیتحار ہے، آپ جامعہ ازہر شریف شعبہ قراءات کے مدرس رہے ہیں۔آپ اچھے قاری تھے آپ کا تعلق مصر سے تھا۔1953ء تک آپ باحیات تھے۔آپ کی چند تصنیفات میں لطائف البیان فی رسم القرآن اور منۃ الرحمن فی تراجم اہل القرآن مشہور ہیں۔

https://ar.wikipedia.org/wiki/%D9%84%D8%B7%D8%A7%D8%A6%D9%81_%D8%A7%D9%84%D8%A8%D9%8A%D8%A7%D9%86_%D9%81%D9%8A_%D8%B1%D8%B3%D9%85_%D8%A7%D9%84%D9%82%D8%B1%D8%A2%D9%86_%D8%B4%D8%B1%D8%AD_%D9%85%D9%88%D8%B1%D8%AF_%D8%A7%D9%84%D8%B8%D9%85%D8%A2%D9%86_(%D9%83%D8%AA%D8%A7%D8%A8)#cite_ref-3

(60) امام شاطبیؒ کا تعارف ماقبل گزر چکا ہے۔

(61) امام ابوداود سلیمان بن نجاح (متوفی:496ھ) کا تعارف ماقبل گزر چکا ہے۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

(62) أبو زيتحار، فضيلة الأستاذ الشيخ أحمد محمد أبو زيتحار، لطائف البيان في رسم القرآن شرح مورد الظمآن، ص:٨، الطبعة الثانية، الناشر: مطبعة محمد علي صبيح وأولاده بالأزهر، بمصر.

(63)امام ابو عمرو دانی کا تعارف ماقبل گزر چکا ہے۔

(64)مصباحی، مولانا محمد احمد مصباحی، رسمِ قرآنی اور اصولِ کتابت، ص:5، مجلس برکات، الجامعۃ الاشرفیہ-مبارک پور-اعظم گڑھ-یوپی، بارِ اول1432ھ/2011ء۔